کلیاتِ مکاتیبِ اقبال

جلد سوم

جنوری ۱۹۲۹ء تا دسمبر ۱۹۳۴ء

مرتبہ

سید مظفر حسین برنی

اردو اکادمی، دہلی

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال

جلد سوم

جنوری ۱۹۲۹ء تا دسمبر ۱۹۳۴ء

مرتبہ

سید مظفر حسین برنی

اردو اکادمی، دہلی

کلیات مکاتیب اقبال جلد—۳

سلسلۂ مطبوعات اردو اکادمی ۳۰ ۔

تحقیق و اشاعتی کمیٹی کے اراکین :

جناب جوگندر پال
ڈاکٹر خلیق انجم
پروفیسر شمیم حنفی
ایس۔ اشتیاق عابدی (کوآرڈینیٹر)

KULLIYAT MAKATEEB-E-IQBAL - VOL III Ed. I - 1993

Edited by Jb. S.M.H.Burney

Published by Urdu Academy, Delhi

PRICE - Rs. 200/-

سنہ اشاعت : ۱۹۹۳ء

قیمت : ۲۰۰٫۰۰ روپے (دو سو روپے)
بہ اہتمام : شعبۂ طباعت و اشاعت، اردو اکادمی، دہلی۔
طباعت : سیما آفسیٹ پریس، چوڑی والان، دہلی ۶
ناشر : اردو اکادمی، دہلی۔ گھٹا مسجد روڈ دریا گنج نئی دہلی ۲

ISBN 81-7121-087-2

میں آپ نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ اپنی زبان غیر زبان سے ہر حالت میں بہتر ہوتی ہے امید ہے آپ کی صحت اب اچھی ہوگی۔ کیا آپ کو بروقت ایک گر بتادوں؟ شعر و سخن میں کم وقت صرف کیجئے تو آپ کی صحت کو فائدہ پہنچے گا۔

مخلص محمدؐ اقبال

آپ کے امریکن دوست ڈاکٹر کلیفورڈ منیشر رؤٹ کی کتاب "عالمگیر انسانی برادری" میں نے نہایت شوق سے پڑھی ہے ایسے خیالات کا مطالعہ ہر شخص کے لیے سودمند ہوتا ہے۔

(اقبال نامہ)

(انگریزی سے)

چودھری محمد احسنؒ کے نام

لاہور

۷ر اپریل ۳۲ء

جنابِ من! السلام علیکم

میں آپ کے بھائی صاحب سے بخوبی واقف ہوں۔ وہ نہایت نیک نفس آدمی ہیں۔

---

[۱] اس کا تذکرہ لمعہ حیدرآبادی کے نام گزشتہ مکتوب محررہ ۷ر ستمبر ۱۹۳۱ء میں بھی ہے (مولف)

[۲] مکتوب الیہ کے بڑے بھائی حافظ محمد حسن صاحب کا تعلق جماعتِ احمدیہ لاہور سے ہے۔ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو بھی اس جماعت میں شمولیت کی دعوت دی اور سلسلہ کا تبلیغی لٹریچر بہم پہنچایا۔ جس کے مطالعہ کے بعد مکتوب الیہ نے "ڈاکٹر اقبال مرحوم سے بعض مسائلِ دینی کا حل چاہا اور اس جماعت سے متعلق علامہ کی رائے دریافت فرمائی۔

(عطاء اللہ)

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ آپ کو صرف اپنا عقیدہ بتا سکتا ہوں اور بس۔ میرے نزدیک مہدی، مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں نے بعض علماء یا دیگر قائدینِ امت کو مجدد یا مہدی کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ مثلاً محمد ثانی فاتحِ قسطنطنیہ کو مورخین نے مہدی لکھا ہے۔ بعض علمائے امت کو امام اور مجدد کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ زمانۂ حال میں میرے نزدیک اگر کوئی شخص مجدد کہلانے کا مستحق ہے تو وہ صرف جمال الدین افغانی رح ہے۔ مصر و ایران و ترکی و ہند کے مسلمانوں کی تاریخ جب کوئی لکھے گا تو اُسے سب سے پہلے عبدالوہاب نجدی اور بعد میں جمال الدین افغانی کا ذکر کرنا ہوگا۔ موخرالذکر ہی اصل میں موسس ہے زمانۂ حال کے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا۔ اگر قوم نے اُن کو عام طور پر مجدد نہیں کہا یا انھوں نے خود اس کا دعویٰ نہیں کیا تو اس سے ان کے کام کی اہمیت میں کوئی فرق اہلِ بصیرت کے نزدیک نہیں آتا۔

باقی رہی تحریکِ احمدیت۔ سو میرے نزدیک لاہور کی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کو میں غیرت مند مسلمان جانتا ہوں اور ان کی اشاعتِ اسلام کی مساعی میں ان کا ہمدرد ہوں۔ کسی جماعت میں شریک ہونا یا نہ ہونا انسان کی ذاتی افتادِ طبیعت پر بہت کچھ انحصار رکھتا ہے۔ تحریک میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ آپ کو خود کرنا چاہیے۔

اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں۔ جن طریقوں پر اس وقت تک عمل ہوا اُن کے علاوہ اور طریق بھی ہو سکتے ہیں۔ میرے عقیدۂ ناقص میں جو طریق مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے وہ زمانۂ حال کی طبائع کے لیے موزوں نہیں ہے۔ ہاں اشاعتِ اسلام کا جوش جو ان کی جماعت

کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے قابلِ قدر ہے۔ والسلام

محمد اقبال

(اقبال نامہ)

پنڈت شیو نرائن شمیم کے نام

لاہور ۱۸ اپریل ۳۲ء

مخدومی جناب پنڈت صاحب

حجر اسود کے متعلق مجھے کوئی خاص حالات معلوم نہیں کتابوں میں سوائے روایات قدیم کے یا ان روایات کے جو اسلام سے پہلے کے عربوں میں یا یہودیوں میں مروج تھیں اور کچھ نہیں۔ میرے پاس تو کوئی ایسی کتاب نہیں البتہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ کے پاس ممکن ہے کوئی ایسی کتاب ہو جس میں یہ روایات قدیمہ ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی مغربی مستشرق نے اس پتھر کے متعلق کوئی خاص ریسرچ کی ہو اس کا پتہ آپ کو پروفیسر محمد شفیع اورینٹل کالج لاہور سے مل سکے گا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے جہلائے عرب اس پتھر کو بت نہ سمجھتے تھے ہاں ابراہیمی یادگار سمجھ کر اس کا احترام ضرور کرتے تھے۔ حجر اسود کعبہ کے اندر نہ تھا بلکہ باہر تھا اور اب تک باہر ہے۔ ممکن ہے کہ قدیم عرب طواف وعمرہ کے وقت پھیروں کی تعداد اسی سے شمار کرتے ہوں۔ طواف وعمرہ کی رسم غالباً قدیم ہے اسلام کی ایجاد نہیں۔ اسلام نے ان رسوم کو بدلا ہے اور بس۔ طواف کے پھیروں کی تعداد

اس خط کا عکس ڈاکٹر وحید احمد ڈائرکٹر ایم اے جناح اکیڈمی کراچی کے توسط سے دستیاب ہوا۔ یہ خط جواہر لال نہرو میوزیم نئی دہلی میں محفوظ ہے۔

(مؤلف)